नम्बर डॉ० रामप्रकाश जी का
सौजन्य से 1 वर्ष भेंट
16-2-2005
डॉ. रामप्रकाश द्वारा भेंट
गुरु विरजानन्द दण्डी
सन्दर्भ पुस्तकालय
परिग्रहण क्रमांक 1848
दयानन्द महिला महा.

ضمیمہ اخبار ہذا

بھارت سدھار اور آریہ سماج

[مہتہ رادھاکشن کی چٹھی مندرجہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۳ اپریل ۱۸۹۳ء کا جواب]

ڈیر اڈیٹر صاحب - نمستے - مہتہ رادھاکشن کا مضمون میری نظر سے گذرا - مندرجہ ذیل سطور اُس کے جواب میں ارسال خدمت ہیں - یقین ہے آپ انہیں اپنے پرچہ میں ضرور جگہ دیں گے +

(۱) - بھارت سدھار جس قدر حقارت کی نظر سے آج کل آریہ سماجک دنیا میں دیکھا جاتا ہے اُس کی تصدیق نہ صرف ، باہر سماجوں کے پاس کئے ہوئے رزولیوشن کے پڑھنے سے ہی جو مختلف اخبارات میں شایع ہو چکے ہیں ہوتی ہے بلکہ اخبار مذکور کے سماجک خریداروں کی تعداد میں کمی ہونا اِس امر کا بڑا بھاری ثبوت ہے - مہتہ رادھاکشن کا یہ لکھنا کہ باہر کی دو یا تین چھوٹی چھوٹی سماجوں نے بھارت سدھار کے برخلاف جو رزولیوشن پاس کئے ہیں شاید کسی کی تحریک پر کئے ہیں اور اپنے بیان کے ثبوت میں کوئی شہادت نہ پیش کرنا بالکل بے معنی اور جھوٹھا بُہتان ہے شاید آپ کا یہ خیال ہوگا کہ جس طرح آپکے حامی لاہور سماج کے متعلق غلط حالات لکھکر باہر کے لوگوں میں غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں - اسیطرح یہ بھی ہوا ہوگا - بے شک بھارت سدھار کی خدمات کی در دوہ لوگ جو گذشتہ انتخاب میں ناکامیاب رہے ہیں اور اُنکے دوست ضرور دیتے ہوں گے - سمجھدار لوگ تو اِس کی تحریرات دربارہ انتخاب وغیرہ کو نام کے ایڈیٹر کی خودغرضی اور مضامین لکھنے والوں کے حسد و بغض و کینہ پر مبنی سمجھتے رہے ہیں +

(۲) - شاید یہ درست ہو کہ جھٹکا پر چار کوں کے گورو گھنٹال کی طرف سے بھارت سدھار میں کوئی لیڈر یا نوٹ نہیں لکھا گیا مگر اِس میں شک نہیں کہ وہ لاہور سماج کے موجودہ جھگڑوں میں ضرور حصہ لیتے ہیں اور اُن کے مکان پر سماجک پُرش جمع ہو کر اِن کے متعلق بات چیت صلاح و مشورہ کرتے ہیں اور اِس میں بھی شک نہیں کہ اخبار مذکور میں جس قدر تحریرات گذشتہ انتخاب وغیرہ کے متعلق شایع ہوتی رہی اور ہوتی ہیں اُن میں سابقہ عہدہ داران سماج کا ضرور حصہ ہے - یہ ممکن ہے کہ مضامین

ہیں وہ بھی پنڈت گورودت صاحب اور اُنکے دوستوں کی کوششوں اور عام رائے کا
اُن کی حمایت میں ہونیکا نتیجہ ہے۔ چند ایک صاحب ایسے ہیں جو ہر ایک مومنٹ
کو جس کو وہ نہ پسند کریں یا جو اُن کی تحریک سے شروع نہ کی گئی ہو خواہ وہ سماج کی بہتری
کے لئے کیوں نہ ہو بے ضابطہ یا قبل از وقت قرار دیتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ جو کام
ہو ہمارے ہی ہاتھوں سے ہو اور اُس کے لئے ہم ہی نیک نامی حاصل کریں ورنہ اِسکے
کیا معنی ہیں کہ لالہ رلیارام وغیرہ صاحبان کی سکیم کو تو جو دربارہ پڑھائے جانے وید آدی
ست شاستروں کے پیش کی گئی تھی قبل از وقت وغیرہ ہونیکا ڈھکوسلا پیش کرکے گرا دیا جاوے
اور ایک یا دو سال بعد لالہ لال چند کی تقریباً اُن ہی آرش گرنتھوں کے پڑھائے جانیکے
ناقابل عملدرآمد تجویز کو مینجنگ کمیٹی میں پاس کیا جاوے۔ کیا لالہ لال چند کی سکیم کے پاس
ہو جانے کی یہ وجہ بھی کہ وہ عین وقت پر پیش ہوئی تھی۔ اگر اس دلیل کو مان بھی لیا جاوے
تو میں بھائی رادھا کشن سے دریافت کرتا ہوں کہ لالہ رلارام وغیرہ صاحبان نے جو تجویز
پیش کی تھی کیا اُن کا یہ منشا تھا کہ جس سال سے وہ تجویز منظور ہو اُسی سال سے اُسکے
بموجب سکول و کالج میں تعلیم کا سلسلہ جاری کیا جاوے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے
اُن صاحبان کا یہ منشا نہ تھا بلکہ وہ صرف وید آدی ست شاستروں کا طریقہ تعلیم مقرر
کرنا چاہتے تھے اور اُسکے عملدرآمد کو مناسب وقت پر چھوڑنے کے لئے تیار تھے اور یہ کہ
اس سکیم کا گر جانا پنڈت صاحب اور اُنکے دوستوں کے لئے تسلی بخش نہ تھا۔ جہاں تک
مجھے معلوم ہے بالکل ٹھیک ہے اور تسلی بخش ہو کیوں کر سکتا تھا جبکہ وہ اچھی طرح جانتے
تھے کہ جو روپیہ کالج کی مدد میں جمع کیا جاتا ہے کالج کو خاصکر وید و دیا پرچار کا سادھن
ظاہر کرکے اکٹھا کیا جاتا ہے بلکہ پنڈت صاحب تو خود آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں
اور ڈیپوٹیشن کے موقعوں پر کالج کی مدد کے لئے لوگوں سے اپیل کرتے وقت وید و دیا ہی
کی عظمت ظاہر کیا کرتے تھے اور کالج کو خاص کر اُسکے پرچار کا سادھن بتلا کر اسکے ذریعہ
سوامی دیانند جیسے مہرشی پیدا کرنیکی اُمیدیں دلایا کرتے تھے۔ انصاف کا بھی یہی
تقاضا ہے کہ جس مطلب کے لئے روپیہ جمع کیا گیا ہے اُسی مطلب کے پورا کرنے میں
اُس کو خرچ کیا جاوے۔ پنڈت گورودت جی اور اُنکے ہم خیال لوگوں نے جب دیکھا
کہ ہمارے So called مدبران سماج کالج کے ذریعہ وید آدی ست شاستروں کی
تعلیم دینا تو درکنار اُس کے لئے Provision رکھنے کے لئے بھی تیار نہیں تو اُنہوں
نے سوامی دیانند کے مشن (وید و دیا کا پرچار) کو پورا کرنے کے لئے یہ تجویز سوچی کہ
ایک اوپدیشک کلاس کھولی جاوے جس میں اوپدیشک لوگ وید و دیا میں پروین رہا ہیں

لکھنے والے ایک یا دو عہدہ دار ہوں مگر جو کچھ لکھا جاتا رہا ہے وہ عموماً سب
مشورہ اور صلاح سے لکھا جاتا رہا ہے ۔

(۳) - اپنے مُنہ سے میاں مٹھو بننا اسی کو کہتے ہیں کہ آپ ہی گمنامی کا بُرقعہ
بھارت سدھار کے کالموں میں لاہور سماج کے گذشتہ انتخاب وغیرہ پر آرٹیکل آ
اور پھر آپ ہی اس بارہ میں بھارت سدھار کی خدمات قابل قدر بتلانا۔ میں اس
اپنے بیان کے ثبوت میں کوئی شہادت پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا ہوں۔ آ
طرز تحریر سے ہی میرے بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ ہاں اگر ضرورت ہوئی تو میں شہا
پیش کرنے کے لئے بھی تیار ہوں گا۔ آپکا یہ لکھنا کہ "میں اچھی طرح سے جانتا ہوا
گذشتہ انتخاب میں کیسی نالائقی سے کام لیا گیا ہے" فضول بکواس سے زیادہ وقعہ
نہیں رکھتا۔ موجودہ عہدہ داران سماج کے حق میں رائے دینے والے سبھاسدوں نے
تقریباً کل صاحبان نے صاف صاف الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے کہ "ہم نے سوچ سمجھ
اپنی ضمیر کے مطابق موجودہ ادھیکاریوں (عہدہ داران) کے حق میں رائے دی تھ
مگر آپ نے یا یوں کہو کہ بھارت سدھار نے آج تک موجودہ عہدہ داروں کے
حق میں رائے دینے والوں میں سے کسی کی شہادت بھی اپنے بیان کی ثبوت میں
پیش نہیں کی۔ اور آپ پر "مدعی سُست اور گواہ چست" والی مثل ٹھیک صادق
آتی ہے۔ آپ کی طرف سے جس قدر تحریرات گذشتہ انتخاب کے متعلق شائع ہوئی ہ
اُن کا جواب ست دھرم پرچارک میں شائع ہو چکا ہے جسکی تردید آجتک کوئی نہیں
کر سکا۔ آپ کا انتخاب کی آڑ میں بھدر پُرشوں کو بُرا بھلا کہنا قابل معافی ہے کیونکہ آپکو
عہدہ لائبریرین سے جس کی آپ کو خواہش تھی محروم رہنے سے سخت مایوسی ہوئی
ہے اور مایوسی میں آدمی کیا کچھ نہیں کر گذرتا ۔

(۴) - دیانند کالج میں وید آدی ست شاستروں کی تعلیم کی سکیم کو پیش کرنیوالے
کئی صاحبان تھے جن میں سے پنڈت گورودت جی بھی ایک تھے اور اس سکیم کے گر جانیکی
یہ وجہ نہ تھی کہ وہ قبل از وقت تھی بلکہ اُسکا گر جانا ہمارے So called مدبران
سماج کی کوششوں کا نتیجہ تھا جو کالج میں اس قسم کی تعلیم کے دیئے جانے کے برخلاف
تھے چنانچہ ایک صاحب نے جس کا خاص وجہ سے عام لوگوں میں رُعب پھیلا ہوا
ہے سبھاسدوں کے ایک عام جلسہ میں یہ فرمایا تھا کہ سنسکرت پڑھنے سے لوگ
Imaginative بن جاتے ہیں جس کو وہ پسند نہیں کرتے۔ اس موقعہ پر یہ
ظاہر کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ جس قدر آرش گرنتھ سکول و کالج میں پڑھائے جاتے

تعلیمی کمیٹی کی رپورٹوں کے پڑھنے سے اس بارہ میں پنڈت صاحب کی کوششوں کا
پتہ لگ سکتا ہے ۔ جو لوگ دیانند کالج کی تحریک سے واقف ہیں اُنکو پنڈت صاحب
ان کوششوں کے جتلانے کی ضرورت نہیں جو اُنہوں نے کالج کے لئے روپیہ جمع
کرنے میں کی ہیں ۔ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر کالج کی مدد کے لئے عموماً اُن ہی
کی اپیل ہوا کرتی تھی اور اسی وجہ سے آریہ پتر کا وغیرہ اخبارات پنڈت جی کو ایپورسری
لیکچرر کے نام سے ملقب کیا کرتے تھے اِن حالات میں مہتہ رادھا کشن کا پنڈت گورو دت
پر یہ الزام لگانا کہ وہ قومی انسٹیٹیوشن کو بند کرنے کی فکر میں اپنی علیحدہ ڈھائی اینٹ کی مسجد
بنا کر سماج میں تفرقہ ڈالنا چاہتے تھے مہتہ رادھا کشن اور اُسکے خیال کی تائید کرنیوالوں کی
سیاہ دلی اور خبث باطن کا اظہار ہے اِس بارہ میں مہتہ رادھا کشن نے ٹھیک باوا
اگنی ہوتری کی سی چال چلی ہے جس طرح باوا اگنی ہوتری نے سوامی دیانند جی کے
مرنے کے بعد اُنپر یہ الزام لگایا تھا کہ وہ ویدوں کو نہیں مانتے تھے اِسی طرح آج مہتہ
رادھا کشن پنڈت گورو دت جی کی وفات کے بعد اُنکو سماج میں تفرقہ ڈالنے والا بیان
کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ " تاریخ کو پورا کرنی کی غرض سے یہ مہمل بہتان ضروری تھا " یہ
وہی مہتہ رادھا کشن ہیں جنہوں نے پنڈت جی کی زندگی میں اُنپر سماج میں گورودم قایم
کرنے کا الزام لگایا تھا جس کے جواب میں پنڈت رام بھج دت جی نے ایک طویل چٹھی
بھارت سدھار کے ایماندار ایڈیٹر کے پاس بغرض اشاعت بھیجی تھی جس میں پنڈت
صاحب موصوف نے اِس بہتان کا بے بنیاد اور بیہودہ ہونا ثابت کیا تھا اور ساتھ
ہی نام کے مدبران سماج کی پالسی کی قلعی کھولکر جتلایا تھا کہ یہ لوگ کس طرح سماج کی جڑ پر
کلہاڑا رکھ کر اُس کی بیخ کنی کے درپے ہیں اور یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ سماج کی
انسٹیٹیوشن کی جڑ میں جو بڑے بڑے زہریلے کالی ناگ گھسے ہوئے ہیں اور زہر اُگل کر
سارے سماج میں اُس کو پھیلانا چاہتے ہیں اُنکو یاد رہے کہ سماج وہ وسں کانسٹیوشن
ہے کہ جس کے نزدیک ایک کیا سینکڑوں ایسے ایسے کالی ناگ ایک دم میں پکڑ کر
نکال دینا بچوں کی کھیل سے بڑھکر نہیں مگر افسوس کہ ایڈیٹر کی خود غرضی اور
اِن کی ناجائز کوششوں نے اُس چٹھی کو شایع نہ ہونے دیا ورنہ اصل واقعات
ظاہر ہو کر اُن کی پالسی کی قلعی کھل جاتی ۔

کہاں وہ لوگ جو مرے ہوئے دشمنوں کو بھی عزت سے یاد کرتے ہیں کہاں مہتہ
رادھا کشن جیسے محسن کش جو پنڈت گورو دت جیسے مہاتما اور پر اُپکاری جیودن پر بھی
جنہوں نے سوامی دیانند کے بعد سماج روپی درخت کو علمی لیاقت روپی پانی دیکر

ہو کر سننا میں اِس کا پرچار کریں جس سے جہاں ایک طرف پُرانی سماجوں کو استحکامت اور تقویت
پُہنچے وہاں دوسری طرف نئی سماجیں قایم ہوں جس سے کلیش اور اشانتی کی بجائے
آنند اور شانتی پھیلے - میں اسباب کو مانتا ہوں کہ اوپدیشک پیدا کرنا پرتی ندہی سبھا کا
کام تھا مگر چونکہ پرتی ندہی سبھا کے اعلےٰ رکن بھی اُن ہی صاحبان میں سے تھے جو کالج
کے ذریعہ وید وِدیا کی تعلیم دیئے جانیکے برخلاف تھے اور اُنہوں نے خود باضابطہ طور پر
اِس تحریک کے شروع کرنے سے پہلوتہی کی تھی اور لالہ سائیں داس نے جو اُسوقت پرتی ندہی
سبھا کے پردہان تھے کسی صاحب سے اِس تحریک کو اپنے طور پر شروع کرنے کیلئے کہا تھا اسلئے
پنڈت صاحب اور ان صاحبان نے جو وید ودیا کے پرچار کی ضرورت کو محسوس کر رہے
تھے عارضی طور پر ایک علیحدہ موومنٹ شروع کی تاکہ لوگوں پر اِسکی ضرورت ظاہر کر کے
کالج کمیٹی کے حکام یا پرتی ندہی سبھا کو اِس قسم کی ایک کلاس کھولنے پر مجبور کیا جاوے
چنانچہ اِس تحریک کے پربندہ کیلئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی اسکا نام پروونزل کمیٹی تھا جسمیں
مختلف سماجوں کے پرتنشت ممبر شامل تھے اس کمیٹی کے نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے
کہ وہ کوئی مستقل کمیٹی نہ تھی اِس کلاس کے متعلق مفصل حالات ۱۸۹۸ء کے ست دھرم
پرچارک سے معلوم ہو سکتے ہیں - چونکہ سماجک پُرش وید ودیا کے پرچار کو دل سے
چاہتے تھے اِس لئے پنڈت صاحب اور اُنکے ہم خیال لوگ اپنی کوششوں میں بہت کچھ
کامیاب ہوئے اور عام رائے کے زور پڑنے پر پرتی ندہی سبھا کو یہ کام اپنے ذمہ لینا پڑا
حالانکہ پرتی ندہی سبھا اس تحریک کے برخلاف تھی جس وجہ سے جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا
ہے علیحدہ موومنٹ شروع کرنی پڑی - اگر اِس کلاس میں طلبا کی کمی ہے تو ہمارے
so called مدبران سماج کے دل سے اِس تحریک کے برخلاف ہونیکی وجہ سے اُسکے
ناقص انتظام کا نتیجہ ہے - مہتہ رادھاکشن کا وید ودیا کے پرچار کی خاطر اوپدیشک پیدا
کرنیکی غرض سے اوپدیشک کلاس کی تحریک کرنے کو مینیا کے نام سے موسوم کرنا اُنکے
دھرم بھاؤ کا اظہار ہے - اِس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ میرا بھائی وید ودیا کو کس
وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اُسکے پرچار کو کس قدر ضروری سمجھتا ہے - جو لوگ
خاص اغراض کو لیکر سماج میں شامل ہوئے تھے آپ اپنے اصلی رنگ میں ظاہر ہونے
لگے ہیں - اور یہ بُہتان کہ اوپدیشک کلاس کی تحریک سے پنڈت گورودت وغیرہ صاحبان
کا ضرور یہ مقصد تھا کہ دیانند کالج کیلئے چندہ فراہم نہ ہو دروغ گویم برروے تو کا مصداق
ہے - مجھے اسموقع پر اسباب کے ظاہر کرنیکی ضرورت نہیں کہ پنڈت گورودت
جی نے کالج کیلئے چندہ فراہم کرنے میں کسقدر کوشش کی تھی آریہ پترکا کے پرچوں اور

ضرورت سمجھتا ہوں اِسیوقت سے اور اِسی باعث سے ماسٹر درگا پرشاد سے لالہ ہنسراج کی دشمنی کا آغاز ہوتا ہے۔ اِسوقت سے پہلے اِن صاحبان کا باہمی برادرانہ سلوک تھا افسوس ہے آدمی کیسا ہی کیوں نہ ہو انسانی کمزوری کے قابو میں آ ہی جاتا ہے۔ اِسوقت سے بعد جو سلوک ماسٹر درگا پرشاد جی سے کیا جاتا رہا ہے اسکو برداشت کر کے سکول میں کام کرتے رہنا ماسٹر درگا پرشاد جیسے مہاتما آدمی کا ہی کام تھا گو اُنھوں نے ایک یا دو دفعہ بدسلوکیوں سے تنگ آکر سکول سے استعفا بھی دیدیا تھا مگر سنا گیا کہ لالہ منشی رام جی سے درخواست کیگئی تھی کہ وہ ماسٹر جی سے استعفا واپس لینے کیلئے سفارش کریں جبکو ماسٹر درگا پرشاد جی نے منظور کر لیا تھا۔ یہ معلوم نہیں آیا ماسٹر جی نے استعفا واپس لے لیا تھا یا پرنسپل صاحب نے اُسکو اپنے پاس ہی رہنے دیا اور کالج کمیٹی کے حکام کی خدمت میں روانہ نہیں کیا۔ بہرحال ماسٹر جی سکول میں کام کرتے رہے۔ میں بالفعل پبلک پر ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں کہ کیا کیا خراب سلوک ماسٹر جی سے کئے جاتے رہے ہیں اور کسطرح اُنکو بدنام کرنیکی کوشش کیگئی ہے صرف اتنا ظاہر کرنا ہی کافی ہوگا کہ گذشتہ انتخاب اور جموں شاسترارتھ کی آڑ میں ماسٹر درگا پرشاد جی پر جھوٹے الزام لگا کر اُنکو بدنام کرنیکی کوشش کیگئی ہے یا جو اور مختلف وسایل اُنکو بدنام کرنیکی غرض سے اختیار کئے جا چکے ہیں اور کئے جاتے ہیں اُنکی تہ میں وہی پُرانہ کینہ کام کر رہا ہے یہ بھارت ورش کی کم بختی کے نشان ہیں کہ پبلک کاموں میں بھی ذاتی جھگڑے اور فساد آگھستے ہیں۔ لالہ جیونداس جنکی بابت جو لکھا گیا ہے کہ اُنھوں نے کبھی لوگوں میں تحریک کی کہ لالہ ہنسراج کو پرنسپل کے عہدہ سے علیحدہ کر کے پنڈت گورو دت مرحوم کو پرنسپل بنایا جاوے ٹھیک نہیں لالہ جیونداس جی نے کیول لالہ لالچند جی سے جبکہ ابھی دیانند سکول کالج بھی نہیں بنا تھا یہ ضرور کہا تھا کہ پنڈت گورو دت جی گورنمنٹ کالج سے فراغت پا نیوالے ہیں اور چونکہ وہ اعلےٰ لیاقت رکھتے ہیں اُنکو دیانند کالج کا پرنسپل بنانا چاہئے اگر پنڈت صاحب اس عہدہ کو منظور نہبھی کریں تو بھی ہمیں اُنسے اس عہدے کو ضرور منظور کرنے کیلئے کوشش کرنی چاہئے لالہ لالچند جی نے اس بات کو تو تسلیم کر لیا تھا کہ پنڈت جی درحقیقت اعلےٰ لیاقت رکھتے ہیں اور عہدہ پرنسپل کے لایق ہیں مگر لالہ ہنسراج جی کو جنھوں نے کالج کیلئے جیون دان کیا ہوا ہے اِسنے ناراضگی ہوگی جسپر لالہ جیونداس نے کہا کہ نہیں وہ دونو آپسمیں دوست ہیں پنڈت گورو دت جی کے پرنسپل بنائے جانیسے اُنکو ہرگز ناراضگی نہوگی جسکے جواب میں لالہ لالچند جی نے کہا کہ آخر کچھ بھی ہو شہر میں اسکے متعلق اور بھی بات چیت ہوتی رہی جسکو یہاں درج کرنیکی ضرورت نہیں میں حیران ہوں کہ ماسٹر درگا پرشاد اور لالہ جیونداس نے پنڈت گورو دت کو کالج کے عہدہ پرنسپل پر مقرر کرنیکے لئے صلاح دینے میں کیا گناہ کیا جسوقت یہ بات چیت ہوئی تھی اسوقت تک

نشو ونما کیا تھا جھوٹے کلنک لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتے جس سوسائیٹی میں مہتہ جیسے شکرگذار اور اپنے بڑے آدمیوں کی عزت کرنے والے موجود ہوں ۔ اُس سوسائیٹی کی کیوں نہ دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی ہو ۔

میں بخوبی جانتا ہوں کہ مہتہ صاحب کا پیارے گورودت جی کی پوتر یادگار پر اس قسم کے جھوٹے اور بے بنیاد دھبہ لگا کر اُنکو بدنام کرنا اُنکے گوروگھنٹال کی تحریک پر مبنی ہے جس کی قلعی اب بہت جلد کھلنے والی ہے مہتہ صاحب اور اُنکے حامیوں کو یاد رہے کہ وہ اِس قسم کی چالبازیوں سے ہرگز اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونگے بلکہ بدنامی اور رسوائی حاصل کرکے اُلٹا مُنہ کے بل گریں گے ۔

(۱۸) ۔ یہ کہ ماسٹر درگا پرشاد اور لالہ جیونداس نے جو پنڈت گورودت جی کو کالج کا پرنسپل بنانے کیلئے کہا تھا وہ پنڈت صاحب کے مشورے یا ایما سے کہا تھا بالکل جھوٹھ بُہتان ہے ۔ اور نہ ہی ماسٹر جی نے کوئی مراسلہ اِس مضمون کا ست دھرم پرچارک میں شائع ہونیکے لئے بھیجا تھا ۔ پنڈت جی کو کالج کا پرنسپل بننے کی ہرگز خواہش نہ تھی بلکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ایک صاحب نے پنڈت صاحب سے دیانند کالج میں نوکری کرنے کیلئے کہا تھا تو اُنہوں نے جواب میں یہ کہا تھا کہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس کالج کیلئے میں نے روپیہ مانگا ہے اُسی کالج کے فنڈ کے روپیہ کو میں اپنے استعمال میں لاؤں اس سے لوگ یہی خیال کرینگے کہ ہم لوگوں نے اپنے ہی لئے روپیہ جمع کیا ہے ۔ ہاں اس میں شک نہیں ماسٹر درگا پرشاد جی نے ضرور صرف لالہ ایشرداس سے دوستانہ طور پر یہ کہا تھا کہ اب پنڈت گورودت جی گورنمنٹ کالج سے اومن صاحب کی چھٹی سے واپس آنے پرین کے قایم مقام پنڈت صاحب اندنوں کام کر رہے تھے فراغت حاصل کرنے والے ہیں ۔ آپ پنڈت جی کو دیانند سکول میں جو اب کالج بننے والا ہے پرنسپل مقرر کرنے کیلئے کوشش کریں کیونکہ وہ انگریزی و پراچین سنسکرت میں اعلےٰ لیاقت رکھتے ہیں اور اُن کے پرنسپل ہونے سے کالج کو بہت بچت رہے گی کیونکہ پرنسپل کے عہدہ کی تنخواہ ۵۰۰ روپیہ مقرر ہے پنڈت جی شاید سو روپیہ یا اس سے بھی کم لے لیویں لالہ ایشرداس نے جواب میں کہا کہ لالہ ہنسراج جی نے پہلے سے ہی پرنسپل بننے کی خواہش ظاہر کی ہوئی ہے اور علاوہ ازیں اُنہوں نے کالج کیلئے جیون دان کرتے وقت یہ اقرار لے لیا تھا کہ میں ہیڈ آف انسٹیٹیوشن رہوں گا اور کسی کے ماتحت کام نہیں کروں گا جسپر ماسٹر درگا پرشاد جی نے کہا کہ مجھے اس بات کی مُطلق خبر نہ تھی شاید اس بارہ میں اور بھی گفتگو ہوئی ہو جو نہ تو مجھے معلوم ہے اور نہ اُسکے یہاں درج کرنے کی میں

गुरु विरजानन्द ... पुण्डां
सन्दर्भ ... ालय
पु परिग्रहण ... 1848
दयानन्द ...

جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے دیانند اسکول ابھی کالج نہیں بنا تھا اور نہ کوئی خاص شخص عہدہ پرنسپل کیلئے مقرر ہوا تھا اور اگر فرض بھی کر لیا جاوے (گو یہ درست نہیں) کہ لالہ ہنسراج اس عہدہ پر مقرر ہو چکے تھے تو بھی ان صاحبان کا پنڈت گورودت جیسے لائق شخص کو عہدہ پرنسپل پر مقرر کرنے کی سفارش کرنا نہ صرف برا نہ تھا بلکہ اس انسٹیٹیوشن کی بہتری چاہنے والوں کیلئے باعث فخر تھا کہ ایسا لائق شخص اس انسٹیٹیوشن کا ہیڈ مقرر ہو۔ اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ پنڈت صاحب لالہ ہنسراج سے کئی درجہ بڑھکر لائق تھے اور میرے خیال میں لالہ ہنسراج کو بھی اگر انکے دل میں صرف اس انسٹیٹیوشن کی بہتری کا خیال ہوتا جو سوامی دیانند کے مشن کو پورا کرنیکی غرض سے جاری کیا گیا ہے تو وہ ہرگز اس بات کو برا نہ مانتے مگر افسوس کہ معاملہ دگرگوں ہوا اور لالہ لاجپت جنکی بابت یہ بات رہی ہوئی ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ ایسی افواہیں مشہور کی گئی تھیں "سچائی سے کوسوں دور ہے" دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر درگا پرشاد اور لالہ جیونداس نے بھارت سدھار کے اس آرٹیکل سماج میں تفرقہ ڈالنے والے کون ہیں کے شائع ہونے سے پہلے جسمیں اس معاملہ کا ذکر کیا جا چکا ہے کبھی کسی سے اس بات کا ذکر نہیں کیا شاید لالہ ایشورداس یا لالہ لاجپت نے کسی سے اسکا ذکر کیا ہو اور اسطرح یہ بات آہستہ آہستہ لوگوں میں پھیل گئی ہو جسکو افواہیں کہا جاتا ہے۔ اخیر میں مہتہ رادھاکشن افسوس ظاہر کرتے ہیں کہ "آریہ سماج میں تفرقہ ڈالنے والے کون ہیں" اس سلسلہ کا مضمون بھارت سدھار میں جاری نہیں رہا اور لکھتے ہیں شاید اس سلسلے کو بھارت سدھار کے ایڈیٹر (مراد لالہ رسا ٹکرام سے ہے) نے اسلئے بند کر دیا ہے کہ سماج میں تفرقہ ڈالنے والے اب اپنی کرتوتوں سے پشیمان ہو کر صفائی سے کام کرنیکی آرزو ظاہر کرتے ہیں۔ کیا خوب انکا جو کہ لالہ لاجپت کو ... مجھے اس بات کے ظاہر کرنیکی ضرورت نہیں کہ موجودہ شور و غل کے ... آپکے دوست ہی ہیں انکی تصدیق اس امر سے ... ریزولیوشن کے پڑھنے سے ہو سکتی ہے جو آریہ سماج کے چند ایک سبھاسدوں نے یہاں جمع ہو کر لاہور والوں میں باہمی صلح کرانیکی خاطر پاس کیا تھا جسکی اصلیت غالباً پیسہ اخبار ... مجھے یقین نہیں کہ اس قسم کا مضمون لالہ رسا ٹکرام کی قلم سے نکلا ہو کیونکہ یہ کب ہو سکتا ہے کہ وہ تین سال پہلے تو اسی اودیپکیٹ کلاس کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت گورودت جی کو مہتری کے نام سے پکار چکا ہے اور آج اسی تحریک کے باعث انکو سماج میں تفرقہ ڈالنے والا بیان کرے۔ آخر میں میں دیانند کالج کے بڑے زور سے آریہ پبلک سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر انکے دلمیں اپنے مہاتما وں اور پراپکاری پرشوں کیلئے کچھ بھی عزت ہے اور اگر وہ پنڈت گورودت جی کے پراوپکار اور انکا جو انہوں نے اپنی زندگی میں دیانند کالج اور سماج پر کئے ہیں کچھ بھی احسان مانتے ہیں تو اسوقت انکا فرض ہے کہ مہتہ رادھاکشن جیسے محسن کش نا شکر گذار اشخاص کی (اس قماش کے یہ ایک ہی صاحب نہیں) ضرور خبر لیں جو بیچارے گورودت جی پر انکے مرنیکے بعد جھوٹے بہتان لگا کر انکو بدنام کر رہے ہیں۔ کیونکہ سچ کہا ہے ع

[illegible]

مطبع کرشن چند ر لاہور میں باہتمام کشن چند کمپنی کتب فروشان (آریہ دھرم تعلیم) طبع ہوا